بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الٰہی تا بود خورشید و ماہی

چراغ چشتیاں را روشنائی

ہو المعین الاکبر

تذکرہ

حضرت مسکین شاہ صاحبؒ

جے پور انڈیا

اشاعت بار دوم
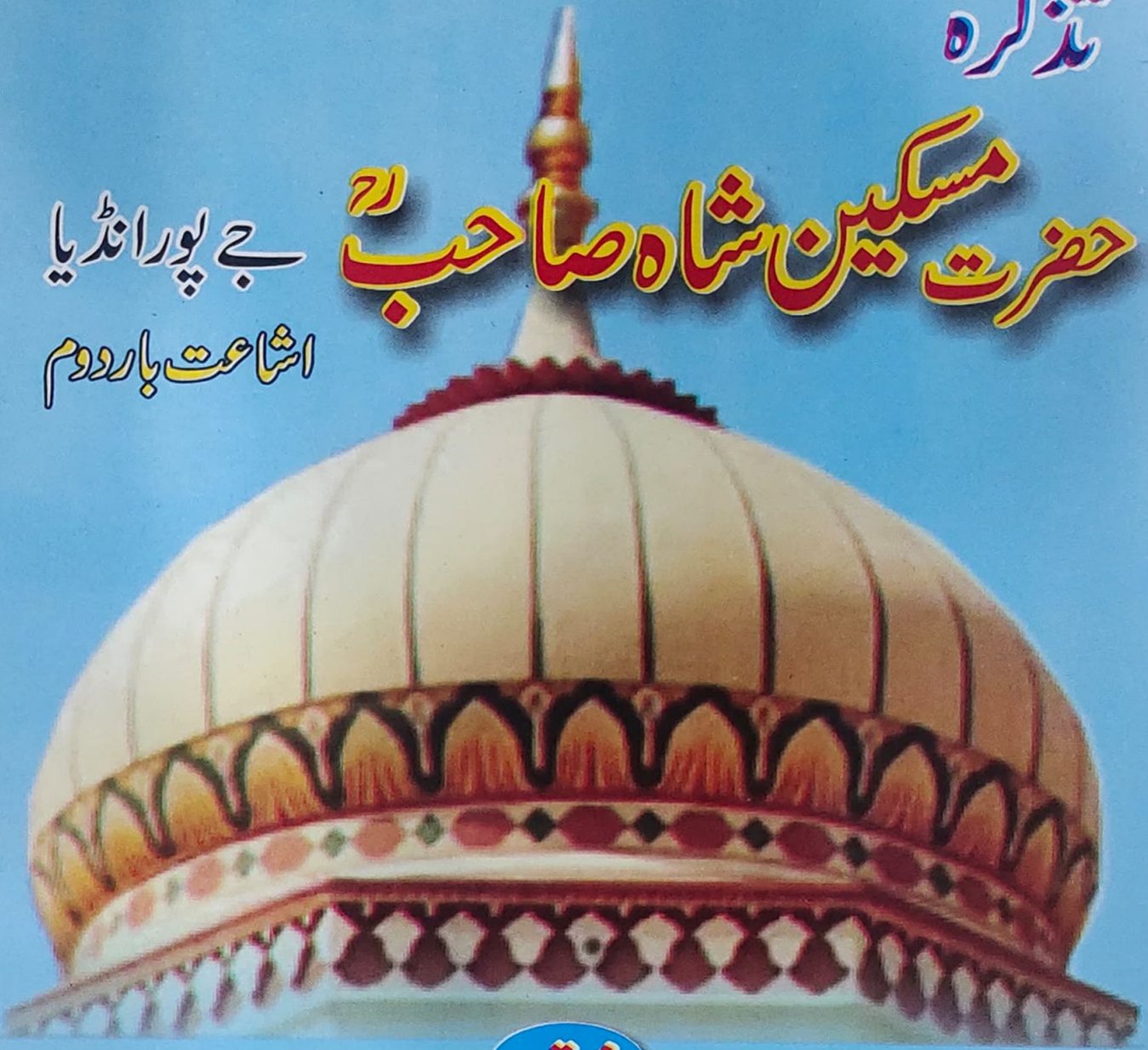
مرتبہ

حضرت سید اکرام حسین شاہ چشتی سیکریؒ

یکے از مطبوعات

شعبہ تصنیف و تالیف خانقاہ عالیہ چشتیہ

میر پور خاص سندھ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

تذکرہ

حضرت مسکین شاہ صاحبؒ

جیپور انڈیا

تحریر

حضرت سید اکرام حسین شاہ چشتی سیکریؒ

(اشاعت بار دوم)

یکے از مطبوعات؛

شعبہ نشر واشاعت وتصنیف وتالیف

خانقاہ عالیہ چشتیہ میر پور خاص سندھ پاکستان۔

(۱)۔ نام کتاب ----- تذکرہ حضرت مسکین شاہ صاحبؒ جیپور انڈیا
(۲)۔ مصنف ----- حضرت سید اکرام حسین چشتی سیکریؒ
(۳)۔ ناشر ----- تاج محمد چشتی۔ایم۔اے ، ایم۔ایڈ
(۴)۔سال اشاعت اول ----- 1952ء
(۵)۔ سال اشاعت دوم ----- 2015ء
(۶)۔ سال کمپیوٹر کتابت ----- 2014ء
(۷)۔ تعداد اشاعت دوم ----- 500
(۸)۔ صفحات۔ ----- 16
(۹)۔ کمپوزنگ ----- تاج محمد چشتی۔ایم۔اے۔، ایم۔ایڈ
(۱۰)۔ پریس ----- غوری پرنٹنگ پریس میر پور خاص
(۱۱)۔ قیمت۔ -----
(۱۲)۔ موبائل نمبر ----- تاج محمد چشتی۔03313709446

ملنے کا پتہ :

شعبہ تصنیف وتالیف

خانقاہ عالیہ چشتیہ

میر پور خاص سندھ پاکستان۔

حضرت مسکین شاہ صاحبؒ

جے پور انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہِ الکریم

پیش لفظ

زیرِ نظر تذکرہ، حضرت خواجہ شاہ ولی محمد چشتیؒ کے مرشد گرامی حضرت غلام محمد شاہ چشتی عرف مسکین شاہ صاحبؒ کا مختصر تعارف ہے۔

آپ کی سیرت مبارک نسبت کوئی کتاب نہیں لکھی گئی اس سلسلے میں میرے پیرو مرشد اور میرے قابل احترام والد گرامی حضرت سید اکرام حسین رضوی سیکری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ پہلی کوشش تھی کہ خواجہ شاہ ولی محمد چشتیؒ کی نسبت سے یہ پہلی اشاعت ہوئی۔ پاکستان میں حضرت خواجہ شاہ ولی محمد چشتیؒ کی تعلیمات کی نشرواشاعت کے مرکز کا نام صوفی مشن تھا اب آپ کی تعلیمات کی نشرواشاعت کا سلسلہ خانقاہ عالیہ چشتیہ میرپور خاص کے شعبہء نشرواشاعت سے جاری ہے، یہ اشاعت بھی اسی سلسلے کی ایک کوشش ہے۔

اشاعت بار اول ۱۹۵۲ء میرے والد گرامی حضرت سید اکرام حسین رضوی سیکریؒ کی حیاتی میں ہوئی، اشاعت بار دوم ۲۰۱۵ء۔ آپ کے وصال کے آٹھ سال بعد ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی حضرت خواجہ شاہ ولی محمد چشتیؒ کی تعلیمات کے فروغ کے سلسلے میں، مزید بزرگان دین و سلسلہ چشتیہ کے تذکرے خانقاہ عالیہ چشتیہ میرپور خاص سے شائع ہونگے۔

اس سلسلے چشتیہ کے محبّ صادق جناب تاج محمد چشتی (ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ

شاہ ولی اللہ ہائی اسکول میر پور خاص سندھ) نے اس تزکرہ کی اشاعت کے تمام
اخراجات نہایت ذوق وشوق اور محبت سے اٹھائے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ
تعالیٰ انہیں دین ودنیا کے مقاصد میں کامیاب کرے اور صاحب تذکرہ اس نذر کو
قبول فرمائے۔ آمین۔

حکیم سید انصار حسین رضوی

لطیف آباد۔ حیدر آباد سندھ۔

۱۲۔ جنوری ۲۰۱۵ء۔

شاہ ولی اللہ ہائی اسکول میر پور خاص سندھ) نے اس تزکرہ کی اشاعت کے تمام اخراجات نہایت ذوق وشوق اور محبت سے اٹھائے ہیں۔میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین ودنیا کے مقاصد میں کامیاب کرے اور صاحب تذکرہ اس نذر کو قبول فرمائے۔آمین۔

حکیم سید انصار حسین رضوی

لطیف آباد۔حیدر آباد سندھ۔

۱۲۔جنوری ۲۰۱۵ء۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا غلام محمد عرف مسکین شاہ قدس اللہ سرہٗ

آپ کا نام "غلام محمد" اور عرف "مسکین شاہ" ہے۔ والد ماجد کا اسم گرامی "حافظ محمد خیر الدین" اور جد بزرگوار کا نام "مولانا عبد الحکیم" ہے۔ قصبہ کشتوار نواح کشمیر میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے فرزند تھے۔ آپ کے بزرگ عہدہ ءقضا پر مامور تھے۔ اور تمول آپ کا خاندانی ارث تھا۔

جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو آپ کو تحصیل علم کے لئے علماء کے سپرد کیا گیا تھوڑے دنوں میں آپ نے علوم ظاہری سے فراغت حاصل کر لی۔ اس کے بعد والدین نے آپ کی شادی کر دی۔ شادی کے بعد آپ کے والدین کا انتقال ہو گیا اور امور عہدہ ءقضا کو آپ انجام دینے لگے۔

ان ہی ایام میں حاکم کشمیر سے کسی بات پر بگڑ گئی چنانچہ آپ عہدہ ءقضا سے مستعفی ہو گئے اور اپنا سب سرمایہ خدا کی راہ میں لٹا کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت کنگال شاہ صاحبؒ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ جو وہاں ایک مجذوب بزرگ تھے۔ ان سالک سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کر کے مدت تک ان کے پاس رہے اور خدمت کرتے رہے۔

مسئلہ وحدت الوجود میں آپ کو اطمینان نہیں ہوتا تھا اور پیر صاحب چونکہ مجذوب تھے اس وجہ سے آپ میں بھی اثر جذب پیدا ہوا اور اسی حالت جذب میں آپ دہلی تشریف لے آئے۔ کچھ دنوں تک ادھر اُدھر کوہ و بیابان میں پھرتے رہے۔ ایک دن حضرت سید غلام علی شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کر کے آپ ہی کی خانقاہ شریف میں رہنے لگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا غلام محمد عرف مسکین شاہ قدس اللہ سرہٗ

آپ کا نام "غلام محمد" اور عرف "مسکین شاہ" ہے۔ والد ماجد کا اسم گرامی "حافظ محمد خیر الدین" اور جد بزرگوار کا نام "مولانا عبد الحکیم" ہے۔ قصبہ کشتوار نواح کشمیر میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے فرزند تھے۔ آپ کے بزرگ عہدہء قضا پر مامور تھے۔ اور تمول آپ کا خاندانی ارث تھا۔

جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو آپ کو تحصیل علم کے لئے علماء کے سپرد کیا گیا تھوڑے دنوں میں آپ نے علوم ظاہری سے فراغت حاصل کر لی۔ اس کے بعد والدین نے آپ کی شادی کر دی۔ شادی کے بعد آپ کے والدین کا انتقال ہو گیا اور امور عہدہء قضا کو آپ انجام دینے لگے۔

ان ہی ایام میں حاکم کشمیر سے کسی بات پر بگڑ گئی چنانچہ آپ عہدہء قضا سے مستعفی ہو گئے اور اپنا سب سرمایہ خدا کی راہ میں لٹا کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت کنگال شاہ صاحبؒ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ جو وہاں ایک مجذوب بزرگ تھے۔ ان سالک سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کر کے مدت تک ان کے پاس رہے اور خدمت کرتے رہے۔

مسئلہ وحدت الوجود میں آپ کو اطمینان نہیں ہوتا تھا اور پیر صاحب چونکہ مجذوب تھے اس وجہ سے آپ میں بھی اثر جذب پیدا ہوا اور اسی حالت جذب میں آپ دہلی تشریف لے آئے۔ کچھ دنوں تک ادھر اُدھر کوہ و بیابان میں پھرتے رہے۔ ایک دن حضرت سید غلام علی شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کر کے آپ ہی کی خانقاہ شریف میں رہنے لگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا غلام محمد عرف مسکین شاہ قدس اللہ سرہٗ

آپ کا نام " غلام محمد " اور عرف " مسکین شاہ " ہے۔ والد ماجد کا اسم گرامی " حافظ محمد خیر الدین " اور جد بزرگوار کا نام " مولانا عبد الحکیم " ہے۔ قصبہ کشتواڑ نواح کشمیر میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے فرزند تھے۔ آپ کے بزرگ عہدہ قضا پر مامور تھے۔ اور تمول آپ کا خاندانی ارث تھا۔

جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو آپ کو تحصیل علم کے لئے علماء کے سپرد کیا گیا تھوڑے دنوں میں آپ نے علوم ظاہری سے فراغت حاصل کر لی۔ اس کے بعد والدین نے آپ کی شادی کر دی۔ شادی کے بعد آپ کے والدین کا انتقال ہو گیا اور امور عہدہ قضا کو آپ انجام دینے لگے۔

ان ہی ایام میں حاکم کشمیر سے کسی بات پر بگڑ گئی چنانچہ آپ عہدہ قضا سے مستعفی ہو گئے اور اپنا سب سرمایہ خدا کی راہ میں لٹا کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت کنگال شاہ صاحبؒ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ جو وہاں ایک مجذوب بزرگ تھے۔ ان سالک سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کر کے مدت تک ان کے پاس رہے اور خدمت کرتے رہے۔

مسئلہ وحدت الوجود میں آپ کو اطمینان نہیں ہوتا تھا اور پیر صاحب چونکہ مجذوب تھے اس وجہ سے آپ میں بھی اثر جذب پیدا ہوا اور اسی حالت جذب میں آپ دہلی تشریف لے آئے۔ کچھ دنوں تک ادھر اُدھر کوہ و بیابان میں پھرتے رہے۔ ایک دن حضرت سید غلام علی شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کر کے آپ ہی کی خانقاہ شریف میں رہنے لگے۔

الغرض آپ رخصت ہو کر کئی مہینے بعد جیپور پہنچے اور مسجد بہار شاہ میں قیام فرمایا۔ بہت سے لوگ مرید ہوئے آپ کے چند ممتاز مریدوں میں کپتان شیخ امان اللہ اور ممتاز الدولہ نواب فیض علی خاں صاحب مرحوم وزیر اعظم جے پور وغیرہ ہیں۔

آپ سے بہت سی کرامتیں ظہور میں آئی ہیں۔ شہر میرٹھ میں ایک معزز ساہوکار تھا اس کی لڑکی پر ایک جن عاشق تھا۔ ساہوکار نے دوا اور دعا میں بے حد کوششیں کیں مگر کامیاب نہ ہوا۔ کسی شخص نے ساہوکار سے کہہ دیا تھا کہ جس شخص کو دیکھ کر یہ لڑکی شرمائے وہ ہی اس کا علاج کر سکے گا۔ ساہوکار نے اپنے ملازموں سے کہہ دیا کہ خیال رکھو۔ ایک دن حضرت مسکین شاہ صاحبؒ دہلی سے بریلی تشریف لے جا رہے تھے جب میرٹھ پہنچے اور اسی ساہوکار کے مکان کے نیچے سے گذرے تو لڑکی آپ کو دیکھ کر شرمائی اور ایک گوشے میں جا چھپی۔ ملازمین نے جب یہ دیکھا تو حضرت مسکین شاہ صاحبؒ کے ساتھ ہو گئے۔ جب سرائے میں آپ نے قیام فرمایا تو ملازمین نے ساہوکار سے سب ماجرا بیان کیا۔ ساہوکار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور پورا واقعہ عرض کیا اور علاج کی درخواست کی۔ آپ نے اس کی درخواست کو قبول فرمایا اور دوسرے دن صبح آپ اس کے مکان میں تشریف لے گئے۔ لڑکی نے نہایت ادب سے اٹھ کر سلام کیا۔ "جن صاحب" نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں۔ آپ نے اجازت بخشی عرض کیا کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ اگر مرضی ہو تو اس محلہ اور اس شہر کو چھوڑ دوں، آپ نے فرمایا، تم اس لڑکی اور اس گھر کو چھوڑ دو بس یہی کافی ہے۔ چنانچہ جن صاحب سلام کر کے چلے گئے۔ ساہوکار نے دو توڑے بطور نذرانہ پیش کئے۔ آپ نے فرمایا؛ فقیر کو اس کی ضرورت نہیں مگر ساہوکار نے جب زیادہ منت سماجت کی تو آپ نے دریافت فرمایا؛ اس روپیہ سے ایک کنواں اور مسجد بنوا دی جائے، یہ کہہ کر آپ بریلی تشریف لے گئے۔

علاوہ ازیں اور بہت سی کرامتیں آپ سے ظہور میں آئیں جن کو بخوف طوالت چھوڑ دیتا

ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ آپ کی مفصل سوانح عمری شائع کراؤں گا۔

آپ کے خلفاء کرام کے نام جو دریافت ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں؛

۱۔ سیکر میں حضرت مولانا خواجہ شاہ ولی محمد صاحب چشتی ؒ ۲۔ الہ آباد میں حضرت مولانا سکندر علی صاحب ؒ ۳۔ کرنال میں حضرت فیض اللہ شاہ صاحب ؒ
۴۔ لکھنؤ میں حضرت نجابت علی شاہ صاحب ؒ۔ ۵۔ لکھنؤ میں حضرت مولوی گل محمد صاحب ؒ۔ ۶۔ جے پور میں حضرت صادق علی شاہ صاحب ؒ۔ ۷۔ فتح پور میں حضرت محبوب علی شاہ صاحب ولایتی ؒ۔
یہ سب حضرات صاحب سلسلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو قائم رکھے اور ان میں روز افزوں ترقی ہوتی رہے۔ آمین۔

وفات؛ آپ کے دست مبارک میں کہنی کے متصل گر پڑنے کی وجہ سے ایسی چوٹ آئی کہ زخم پیدا ہو گیا۔ بہت کچھ علاج کیا گیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ شدت تکلیف سے بخار آنے لگا۔ ایام علالت میں مہاراجہ رام سنگھ آنجہانی والی ریاست جے پور جو آپ کے بہت معتقد تھے عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے بھی حکم دیا جائے تاکہ میں بھی کچھ خدمت کر سکوں۔ آپ نے فرمایا؛ ایک کروڑ روپے کی ریاست ہے پھر بھی صبر نہیں آتا۔ آخری وقت میں فقیر کو مجبور کر کے اس کی فقیری لینا چاہتے ہو، جاؤ تم آباد رہو اور تمہارے شہر آباد ہے۔ مہاراجہ صاحب یہ جواب سن کر کچھ دیر ساکت بیٹھے رہے پھر روانہ ہو گئے۔

۲۸ جمادی الاول ۱۲۷۵ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خزینۃ الاصفیا میں اپ کے وصال کے حسب ذیل تاریخی قطعات لکھے ہیں۔

ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ آپ کی مفصل سوانح عمری شائع کراؤں گا۔

آپ کے خلفاء کرام کے نام جو دریافت ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں؛

۱۔ سیکر میں حضرت مولانا خواجہ شاہ ولی محمد صاحب چشتیؒ ۲۔ الہ آباد میں حضرت مولانا سکندر علی صاحبؒ ۳۔ کرنال میں حضرت فیض اللہ شاہ صاحبؒ

۴۔ لکھنو میں حضرت نجابت علی شاہ صاحبؒ۔ ۵۔ لکھنو میں حضرت مولوی گل محمد صاحبؒ۔ ۶۔ جے پور میں حضرت صادق علی شاہ صاحبؒ۔ ۷۔ فتح پور میں حضرت محبوب علی شاہ صاحب ولائتیؒ۔

یہ سب حضرات صاحب سلسلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو قائم رکھے اور ان میں روز افزوں ترقی ہوتی رہے۔ آمین۔

وفات؛ آپ کے دست مبارک میں کہنی کے متصل گر پڑنے کی وجہ سے ایسی چوٹ آئی کہ زخم پیدا ہو گیا۔ بہت کچھ علاج کیا گیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ شدت تکلیف سے بخار آنے لگا۔ ایام علالت میں مہاراجہ رام سنگھ آنجہانی والی ریاست جے پور جو آپ کے بہت معتقد تھے عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے بھی حکم دیا جائے تاکہ میں بھی کچھ خدمت کرسکوں۔ آپ نے فرمایا؛ ایک کروڑ روپے کی ریاست ہے پھر بھی صبر نہیں آتا۔ آخری وقت میں فقیر کو مجبور کر کے اس کی فقیری لینا چاہتے ہو، جاؤ تم آباد رہو اور تمہارے شہر آباد ہے۔ مہاراجہ صاحب یہ جواب سن کر کچھ دیر ساکت بیٹھے رہے پھر روانہ ہو گئے۔

۲۸ جمادی الاول ۱۲۷۵ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

خزینۃ الاصفیا میں آپ کے وصال کے حسب ذیل تاریخی قطعات لکھے ہیں۔

سب سکھیاں مل بیٹھ پیا سنگ ہُو کو راگ مچا یوری

روپ سروپ بنو ہے نبی کو چھیل نیاز کہا یوری

آج پیارو ہو متوارو دھیان دھنی سے لگا یوری

بنڑا مکھڑا دیکھ نبی کو بند سمند سما یوری

غلام علی شاہ جی کو راج دلارو مسکین شاہ نام دھرا یوری

دھن دھن بھاگ شہر جے پور کے قطب زمانہ کو پا یوری

دن منگل اور وقت عصر کے نور میں نور سما یوری

حضرت شاہ غلام محمد سفر اخیر اٹھا یوری

یہ غریب اور داس تہارو گھر منگت بن آئیوری

منشا پورن شاہ ولی سے داس کرامت آئیوری

حضرت مسکین شاہ صاحبؒ کے ایک نامور مرید حکیم آغا جان عیش دہلوی تھے۔ جنکا شمار اردو کے، ابتدائی دور کے جلیل القدر شعراء میں ہوتا ہے۔ آب حیات میں مولانا محمد حسین آزاد مرحوم نے نہایت مختصر سا تذکرہ انکا کیا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب مرحوم ہلوی نے اپنے مضامین (مضامین فرحت) کی جلد دوم میں حکیم صاحب مرحوم کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔ حکیم صاحب کو اپنے پیر و مرشد سے عاشقانہ محبت تھی۔ اپنی ایک رباعی میں اپنے پیر و مرشد کو یوں مخاطب کر کے استمداد چاہتے ہیں:۔

تو حال پہ میرے کر توجہ یا پیر
رہتا ہوں میں فکر سے نہایت دلگیر

کر حق میں دعا میرے کہ ہوں میں لاچار

بن آتی نہیں مجھ سے کوئی تدبیر

اولیاء اللہ کی محبت کی ضرورت کو ایک موثر اور دلنشین پیرایہ میں ادا کر گئے کہ واہ واہ؛

محبت اولیاء اللہ کی آتی ہے کام آخر

کہ ان کے نام میں اللہ کا آتا ہے نام آخر

حکیم صاحب نے بھی اپنے پیرومرشد کی تاریخ وفات کہی ہے جو یہ ہے؛۔

کرد رحلت از جہاں چوں حضرت مسکین شاہ

خار غم درد دل خلید از رحلت آن نیک ذات

عیش چوں سال وفاتش خواست از پیر خود

واصل ذات الٰہی، گفت تاریخ وفات

۱۲۷۵ھ۔

جب راجہ صاحب کو آپ کے وصال کی خبر ہوئی تو انہوں نے مزار شریف اور باغ کے لئے ۱۲ بیگھہ زمین دے کر کہا کہ مزار شریف، باغ، مسجد اور خانقاہ راج کے اخراجات سے بنوا دئے جائیں۔نواب فیض علی خان صاحب نے عرض کیا کہ یہ تعمیر تو مریدین کروالیں گے، بزرگان دین کے سالانہ عرس ہوا کرتے ہیں اگر اس کے لئے کوئی مستقل سامان فرمایا جائے تو مناسب ہے۔مہاراجہ صاحب نے ۲ دو گاؤں جاگیر میں عطا فرمائے جواب تک موجود ہیں۔روضہ شریف اور مسجد وغیرہ نواب صاحب نے بنوادیا اور اپنی جائیداد سے دوسو =/200 روپیہ سالانہ نقد مقرر فرمایا۔آج کل ہر سال آپ کا عرس بڑے خلوص اور اہتمام سے نہایت شاندار کیا جاتا ہے۔

............☆☆☆............

شجرہ طیبہ خاندان عالیشان چشتیہ

حضرت شاہ ولی محمد چشتی مدظلہ مسیکر انڈیا خلیفہ مجاز حضرت غلام محمد مسکین شاہ چشتی مدظلہ

الحمد اللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ الکریم محمدؐ وآلہٖ، واصحابہٖ اجمعین ۔

الٰہی بحرمت سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المومنین امام الاولیاء حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابراہیم بلخی بادشاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ہبیرہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواسحاق شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ناصر الدین ابویوسف چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحرمت ۔ حضرت خواجہ مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ کمال الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سراج الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علیم الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود راجن چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ جمال الدین جمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن محمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ محمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محی الدین ابو یوسف یحیٰ مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ نیاز احمد شاہ چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مسکین شاہ چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ ولی محمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ کرامت علی شاہ چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ اکبر علی شاہ چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سجاد حسین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ اکرام حسین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

............☆☆☆............

شجرہ طیبہ خاندان عالیشان نقشبندیہ مجددیہ رحم اللہ

حضرت شاہ ولی محمد چشتی مدظلہ سیکر انڈیا خلیفہ مجاز حضرت غلام محمد مسکین شاہ چشتی مدظلہ

الٰہی بحرمت حضرت سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت خلیفہ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت صاحب رسول اللہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم ابن محمد ابن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود فقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزان خواجہ رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باباسماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان پیر پیراں سید بہاؤالدین نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد درویش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروق سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت سلطان الاولیاء شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ○
الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا سید سیدنا عبداللہ المعروف بہ شاہ غلام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت سید السادات عارف باللہ باشد حضرت غلام محمد عرف مسکین شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت سراج السالکین قدوۃ العارفین حضرت سید ولی محمد شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ کرامت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت اکبر علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت حضرت سید سجاد حسین شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
الٰہی بحرمت قطب زماں حضرت سید اکرام حسین شاہ سیکری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

............☆☆☆............

مکتوب گرامی

حضرت غلام محمد مسکین شاہ چشتیؒ بنام حضرت خواجہ شاہ ولی محمد چشتیؒ سیکر انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد چنیں گزارش می نماید خاک راہ خلق اللہ محمد مسکین شاہ طالب را باید رو بقبلہ نشستہ فاتحہ بارواح پیران کبار فرستہ صورت شخصے کہ ازو تلقین یافتہ باشد' مجازی دل صنوبری نمودہ اسم یا ہادی یا رشید یکصد مرتبہ بخواند بعد ازاں استغفر اللہ ربی من کل ذنب وَّ اتوب الیہ یکصد مرتبہ وکلمہ تمجید یکصد مرتبہ متوجہ بقلب صنوبری اسم مبارک اللہ اللہ' بزبان خیال گفتہ باشد ہر قدر کہ فرصت باشد ہر گاہ حرکت قلب وحرارتے در قلب پیدا شود محافظت آں نماید و متوجہ بہماں طرف شود کہ مقدمہ فناست رفتہ رفتہ در فنا ملک بہم رساند وکلمہ نفی اثبات را ہر قدر کہ می تواند درویش آرد طریق آں ایست کہ چہار زانو نشستہ لا را از ناف گرفتہ بام الدماغ رساند ولفظ الہ بدوش راست و الا اللہ بر قلب صنوبری ضرب کند بقدر طاقتِ وفرصت وکلمہ طیبہ را بہ چہار معنی محاورت می نماید اول کلمہ شریعت نیست ہیچ معبودے مگر حضرت حق ۔کلمہ طریقت نیست ہیچ مقصودے مگر حضرت حق' کلمہ حقیقت' نیست ہیچ محبوبے مگر حضرت حق' کلمہ معروف نیست ہیچ موجودے مگر حضرت حق' درود صلی اللہ علیک یا محمد ہر قدر کہ میسر شود کردہ باشد

(تمام شد)

............☆☆☆............

تاریخ تحریر؛ ۵، جنوری ۱۹۵۱ء

راقم۔ سید اکرام حسین چشتی سیکری رضوی

رہنمائے صحت دواخانہ حیدر آباد سندھ

مزار شریف
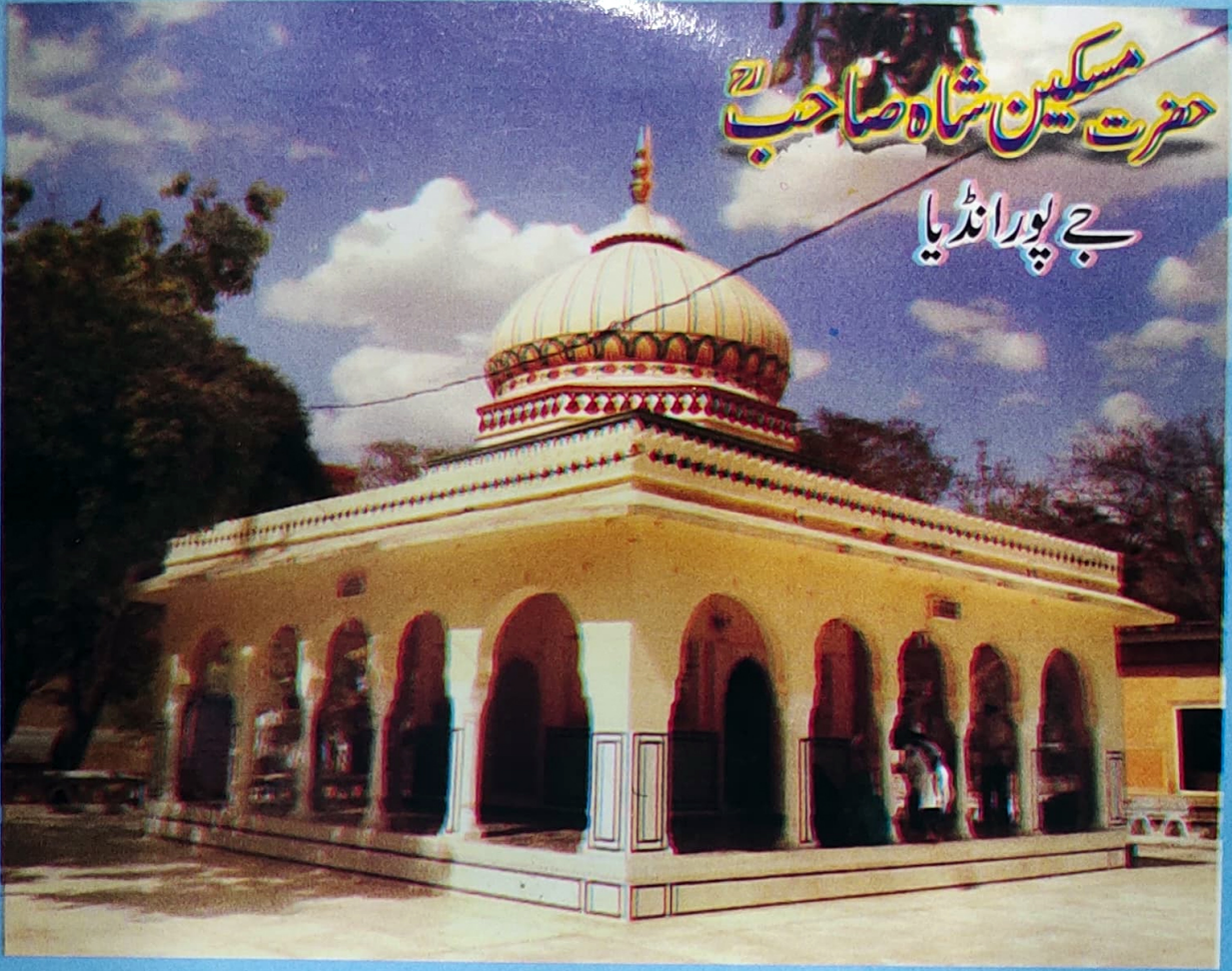
مسجد کا حصہ
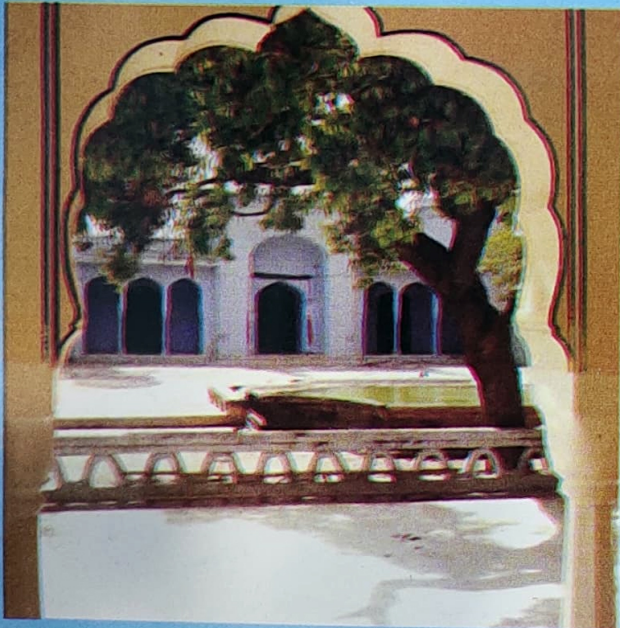
مزار کا اندرونی حصہ

خانقاہ عالیہ چشتیہ میرپورخاص سندھ پاکستان